علا
درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں
کو یہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ کریں
مضامین مفید عام مفت شائع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲ر

اخبار نور افشاں لودیانہ

افشاں صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

یہ اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار ہر پنجشنبہ کو شائع
ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی ہر خاص
و عام سے بلا محصول عہ اور
معہ محصول سعہ سالانہ مقرر ہے
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت
دیا جاتا ہے بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

نمبر ۴۴ — مطبوعہ ۳ نومبر ۱۸۹۸ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۳ نومبر ۱۸۹۸ء بروز پنجشنبہ

روسی انصاف - وسط ایشیا کے کسی گانو میں ایک روسی خاندان کی ایک بیوہ معہ اپنے دو جوان فرزندوں کے رہتی تھی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس بیوہ نے جو کچھ اُسکے پاس تھا۔ اور جسطرح ہو سکا خرچ کیا جب لڑکے جوان ہوئے تو تنگی اور مفلسی نے اپنا زور کیا۔ تو لاچار ان دونوں جوانوں کو تلاش معاش میں گھر سے نکلنا پڑا۔ بڑا لڑکا تو قریب کے کسی قصبہ میں حسن اتفاق سے کوتوال ہو گیا۔ چھوٹے کا وہاں کچھ کام نہ تھا۔ وہ شمال کیطرف دور نکل گیا۔ کسی شہر میں ایک سوداگر کے کارخانہ میں جہاں اَور سیکڑوں مرد و زن ملازم تھے نوکر ہو گیا تھوڑے ہی عرصہ میں خداداد لیاقت کے طفیل معقول مشاہرہ ملنے لگ گیا اُسی کارخانہ کی ایک ملازم لیڈی سے جو نہایت حسین اور نازنین تھی عشق ہو گیا۔ لیڈی بھی جان و دل سے اُسپر فدا ہو گئی آخر ہوتے ہوتے یہہ راز کھل گیا۔ مالک کارخانہ کی مرضی سے شادی ہو گئی۔ دو برس بعد یہہ شخص رخصت لیکر معہ اپنی بیوی کے اپنے بھائی اور والدہ کی ملاقات کو روانہ ہوا۔ اول اپنے بھائی کے ہاں آیا۔ بھائی بھی یوسف کے بھائیوں میں سے تھا۔ بھاوج کو دیکھکر دل میں کچھ اَور ہی خیال کیا۔

بھائی سے کہا کہ تمہارے پاس راہداری کا پروانہ ہے؟ کہا کہ نہیں۔ کوتوال نے کہا کہ پھر تم آگے نہیں بڑھ سکتے جب تک کہ تم اپنے کارخانہ سے نیک چلنی اور راہداری کا سرٹیفکٹ نہ لاؤ۔ اُس غریب نے عرض کی کہ روسی کے لئے کوئی ایسا قانون نہیں جوابدیا کہ یہہ نیا قانون جاری ہوا ہے (جھوٹ) چھوٹے بھائی نے جوابدیا کہ اچھا میں اپنی بیوی کو اپنی والدہ کے پاس چھوڑ کر لے آونگا۔ کوتوال نے کہا کہ یہہ نہیں ہو سکتا۔ اِسکو یہیں ہمارے پاس رہنے دو مجبور ہو کر واپس چلنے کو تیار ہوا اُسکی پیاری بیوی نے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ خصم نے اُسکی تکلیف گوارا نہ کر کے تین دن میں واپس آنیکا وعدہ کیا۔ اور تسلی دیکر اُسکو وہیں چھوڑ گیا۔

وہ تو بیچارہ اُدھر چلتا ہوا اِدھر اُس شیطان کوتوال نے اپنی بھاوج کو تنگ کرنا شروع کیا۔ تین دن تک وہ بیچاری سخت عذاب میں گرفتار رہی۔ مگر امداد ایزدی کا اپنی عصمت پر داغ نہ آنے دیا۔ تیسرے دن شام تک اپنے پیارے شوہر کی انتظاری کی۔ مگر وہ نہ آیا۔ مایوس ہو کر اُس شیطان سے اِمنت کی مہلت باہر جانیکی طلب کی۔ باہر نکلتے ہی ہائے ہائے ایک تیز چھری سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ خاک و خون میں غلطان ہو گئی۔ ابھی یہہ تڑپ ہی رہی تھی کہ وہ مصیبت زدہ آن پہنچا۔ یہہ ماجرا دیکھکر اپنے اخ معظم شیطان مجسم کی نالائق حرکت کو سمجھ گیا۔ اپنے بھائی کو پکارکر کہا کہ خدا اسکا بدلہ تمکو دیگا۔ یہہ کہا اور اُسی چھری سے اپنا گلا بھی کاٹ لیا۔ اپنی عزیزہ کے خون میں خون ملاکر ڈھیری ہو گیا۔

آخر کو توال صاحب گرفتار ہوئے۔ ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں زار تک پہنچے۔ زار کو ایسا رنج ہوا۔ اس محبت کی نمائش اور عشق کے نتیجہ سے بھر آیا۔ حکم دیا کہ اس بدذات کوتوال کو ہمارے حضور سے لیجاؤ جب تک اسکی والدہ آوے۔ مگر سخت تکلیف میں رکھو۔ وہ بڑھیا بیوہ بلائی گئی۔ زار کو اُس نکبخت کی حالت دیکھکر بہت رحم آیا۔ کوتوال کو سخت تکلیف اور عذاب سے زندگی بسر کرنیکو سائبیریا بھیجدیا حکم دیا کہ کوئی اسپر رحم نکرے اور بیوہ کا کچھ وظیفہ مقرر کر دیا جس سے وہ بآسائش اپنا گذارہ کر سکے۔ اور تسلی کے لئے ایک لاوارث لڑکا پرورش کیخاطر اُسکے سپرد کیا۔ اور اُسکا خرچ علاوہ مقرر کیا۔ جس سوداگر کے

ہاں وہ مرحوم و مرحومہ ملازم تھے۔ آپنے اُس بیوہ کو اپنی والدہ سمجھ کر اپنے پاس بلا لیا۔ اور نہایت تشفی سے اُسکو سالانہ پچاس ڈالر جبتک وہ جیتی رہی دیتا رہا۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

کرسچن بوئز بورڈنگ سکول بٹالہ کچھ عرصہ ہوا ہے کہ اس سکول کی نسبت پادری وائٹ برخت صاحب کے جانیکے بعد تعلیم و انتظام کے بارہ میں چند شکایتیں سننے میں آئی تھیں جس سے ہمیں سخت افسوس ہوا تھا۔ مگر اب ہم نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار مناسب سمجھتے ہیں کہ یہہ سکول اب پھر اپنی اُسی حالت میں آگیا ہے جسمیں کہ پادری ہیرنگ صاحب او پادری صاحب ممدوح نے چھوڑا تھا۔ انتظام عمدہ تعلیم اعلیٰ۔ ان سب پر بڑھکر یہہ کہ دینداری اور دینی تعلیم میں روز افزوں ترقی ہے۔

صرف ایک امر کی شکایت ہے جسکی طرف ہم منتظمان سکول کو توجہ دلاتے ہیں۔ امید کہ وہ متوجہ ہونگے۔ وہ یہہ کہ جب لڑکوں کے عزیز و اقربا اُنہیں سکول چھوڑنے یا لیجانے جاتے ہیں۔ یا کسی اَور موقعہ پر اُنہیں ملنے جاتے ہیں تو کوئی ایسا مکان اُنکے رہنے کو نہیں ملتا جہاں وہ دو ایک دن بآرام رہ سکیں۔ اُنکو اکثر لڑکوں کے درمیان یا اِدھر اُدھر شب باش ہونا پڑتا ہے۔ لڑکوں کے درمیان رہنے سے وہ آزادانہ طور پر نہیں رہ سکتے۔ اکثر تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اور اُن سب قواعد کے مجبوراً پابند ہونا پڑتا ہے جو بورڈوں کے تقسیم اوقات کے متعلق ہیں۔ ایسے مہمانوں کو کم سے کم سال میں دو دفعہ تو ضرور آنا جانا پڑتا ہے۔ اور بٹالہ ایسی جگہہ ہے کہ جہاں اکثر تفریحاً بھی لوگ چلے جاتے ہیں سو ہماری رائے میں مناسب ہے کہ یہہ تکلیف رفع کیجاوے۔ اسکا تدارک دو ہی صورت میں ہو سکتا ہے۔

اول۔ یا تو اُن مکانوں میں سے جو شہر کی جانب سڑک پر ہیں دو کمرہ وقف کر دیئے جاویں۔ اور اُنمیں دو تین چارپائیاں اور پانی وغیرہ کا انتظام کیا جاوے۔

دوئم۔ یہہ کہ اگر مکانات کی تنگی کے باعث وہ خالی کیئے جا سکیں۔ تو ایک نیا مکان جسکے صرف دو کمرہ اور چھوٹا سا برآمدہ ہو تیار کیا جاوے۔ خواہ کچا ہی ہو۔ تو یہہ دقت رفع ہو جائیگی

ہمیں امید ہے کہ ہماری اس درخواست پر جو صرف سکول کے اور عام فائدے کے لئے ہے توجہ کیجائیگی۔

تواریخ انگلستان مس ایڈیتھ تامسن صاحبہ کی ہسٹری آف انگلینڈ کا ترجمہ بزبان اُردو پادری بی۔ ایچ بیڈلی صاحب نے کیا ہے۔ اور رومن اُردو میں لکھنؤ مشن پریس سے چھپ کر ۲۰۹ صفحہ پر تیار ہے۔ شائقین تواریخ کے لئے عمدہ خزانہ ہے خصوصاً طلباء کے واسطے اور اُنکے لئے جو زبان انگریزی سے ناواقف ہیں اس قدر محنت اور ضخامت کتاب پر قیمت صرف عہ/ لکھنؤ میتھوڈسٹ مشن سے معرفت پادری بی۔ ایچ بیڈلی صاحب نقد قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہے۔

Rev. B. H. Badley M. A. Lucknow

Companion to the new fifth Reader. C. V. E. S.

کمپنین ٹو دی نیو ففتھ ریڈر سی۔ وی۔ ای۔ ایس۔ یہہ انگریزی زبان کی کتاب (جسکو ففتھ ریڈر کا ساتھی یا مددگار کہنا چاہیئے) پادری بی۔ ایچ بیڈلی صاحب ایم۔ اے کی تصنیف ہے مشن سکول کے اُن طلباء کے لئے بہت مفید خیال کی گئی ہے جو ففتھ ریڈر کے پڑھنے والے ہیں قیمت صرف ۵ صاحب موصوف سے نقد قیمت بھیجنے پر دستیاب ہو سکتی ہے۔

قیمت اخبارات کے لئے تو مالکان اخبارات روتے ہی رہتے ہیں کہ خریدار کچھہ دیتے نہیں اخبارات بغیر ڈکارے ہضم کرتے رہتے ہیں۔ بات تو سچ ہے۔ مگر آجکل کے بعض اخبارات نے بھی پبلک کو لوٹنے کا اچھا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ دھوم دھام و زور شور سے جیرخا چلایا اخبار جاری۔ اسکو ذرا اُسکو دھوکا دے۔ اُسکو دھمکا اُسے بدنام کر یہانسے ٹھگ وہانسے لے کمبخت دو مہینہ بھی نہیں چلتا کہ بند جو قیمت پیشگی دیچکتے ہیں وہ اُنکی جان کو بیٹھے روتے رہتے ہیں۔ ہمارے شہری سمجھ پر خیال کیجیئے کہ جاری کب ہوا اور بند کب۔ لوگ منہہ دیکھتے ہی رہگئے ہم سے پوچھتے ہیں کہ مشیر دیوانہ کو کیا ہوا۔ ہم کیا جانیں کہ کیا ہوا ہم اتنا جانتے ہیں کہ اب ہمارے ہاں نہیں آتا ایسا ہی ریفارمر گورداسپور کی نسبت ایک صاحب جانبہ سے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ

"صادق ہوں اپنے قول کا غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

اخبار ریفارمر گورداسپور کا آزادانہ ڈھنگ دیکھکر کئی جو فروشیوں اور گندم نمائی کا حال منکشف نہوا تھا۔ ہمنے سالانہ قیمت پیشگی بھیجکر لینا شروع کیا۔ پورے ۲ مہینہ بھی جاری نہ رہا۔ کئی ماہ سے اب اخبار کالعدم ہے۔ کئی خطوط بھیجے جواب ندارد چپ رہا۔ منشور محمدی بند ہوا۔ پھر جاری ہوا خیال کیا کہ یہہ محمدی اخبارات کی چالبازیاں ہیں عجب ہے کہ ریفارمر بھی جاری ہو گیا ہو۔ اسلئے ایک رقعہ پھر بطور عیادت صاحب ریفارمر کو بھیجا صدائے برنخاست کا ہی معاملہ ظاہر ہوا یہہ ہم خوب جانتے ہیں کہ اخبار نورافشاں مخبر نہیں۔ مگر چونکہ حق اور بہبودی عقبی عامہ خلائق کا بیڑا اُٹھایا ہے اُسپر فرض ہے کہ راستی اور ناراستی کے مفاد و مضار سے خلق اللہ کو مستفید فرماوے۔"

صاحب! ہمارے پاس تو اِن شکایت کا کوئی تدارک نہیں۔ بہتر ہے کہ آپ ایسے ویسے اخبارات سے پرہیزی کریں کوئی معتبر اخبار منگوایا کریں۔

بعض مہربان دریافت فرماتے ہیں کہ وہ کتاب جو لڑکپن کی شادی کے بارہ میں پادری میکڈونلڈ صاحب نے چھپوائی ہے کہاں ملتی ہے۔ سو اُنکو معلوم ہو کہ صاحب موصوف کلکتہ میں مقیم ہیں اُنہی سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔

بقیہ خدا واحد ہے

نہیں تیرا ثانی نہ ہوگا شریک
تیری ذات ہی وحدہٗ لاشریک

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء نمبر ۴۰)

اِن مذکورہ بیانات و آیات سے یہہ معلوم ہوتا ہی۔ کہ کوئی چیز ایسی نہ تھی یا کوئی صفت ایسی نہ تھی جو خدا میں ہو اور مسیح میں نہ ہو بلکہ جو کچھ ذات باری میں ممکن ہو سکتا ہی وہ اُسمیں تھا۔ اب کچھ آگے بڑھکر حواری ممدوح فرماتا ہی۔

"تاکہ خدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے ہم میں جلوہ گر ہو" اس سے مفہوم ہوتا ہی کہ مردِ عیسیٰ کے چہرہ سے ہی خدا کے جلال کی رونق آشکارا تھی جسکے چہرہ سے ہی ہم خدا کے اُس نور سے جو گنہگاروں کے تاریک دلوں کو منور کرتا ہی۔ نور اعلےٰ نور جلوہ گر ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہی۔

خدا کو کسطرح دیکھیں کہ وہ دیکھا نہیں جاتا
ہمارے واسطے بس ہی ترا دیدار ابن اللہ

رسول ہمکو اس معاملہ میں اَور بھی آگے بڑھاتا ہی چنانچہ وہ لکھتا ہی کہ "وہ (مسیح) اندیکھے خدا کی صورت" اب فرمائیے خدا میں اور مسیح میں کیا فرق دیکھتے ہو۔ ذرا غور فرمائیے۔ کہ جسکو ہم دیکھ نہ سکتے تھے اور جس تک ہماری پہنچ نہ تھی اُسنے مردِ عیسیٰ کی صورت میں ہو کر اپنے آپکو ہم پر آشکارا کیا۔ پس جسنے مسیح کو دیکھا۔ خدا کا دیدار حاصل کیا کیونکہ وہ خدا کی صورت ہی۔ تعجب ہی کہ لوگ اندیکھے خدا کو صرف اُسکی قدرتوں سے پہچانتے ہیں جسکی بابت دہریہ منکر اور ملحد انکاری ہیں۔ اور جسکی بابت کسیکو کلام نہیں حتےٰ کہ دشمن بھی اُسکے قائل ہیں کہ مردِ عیسیٰ ایک راستباز شخص دنیا میں آیا اور اُسکی الہامی تواریخ تا ہنوز ہمارے درمیان موجود ہی اُسمیں خدا کی خدائی کے کل حالات دیکھکر بھی یقین نہیں کرتے۔ خدا کو کیا جواب دینگے یقین جانو کہ وہ اُنکے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہی۔ ہاں وہ اندیکھے خدا کی صورت ہی۔

اس بیان پر ہم کچھ پرانے عہد نامہ سے بھی چند باتیں بثبوت امر مذکورہ ذیل میں مسطور کرتے ہیں۔

(۱) موسیٰ کی دوسری کتاب میں مرقوم ہی کہ ایک جھاڑی میں سے خداوند اُس سے گویا ہوا اور موسیٰ آگے بڑھنے سے ڈرا۔ اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت اُس جھاڑی میں خداوند کا جلال نمودار تھا اب سوال لازم آتا ہی کہ خدا اُسوقت صرف اسی جگہہ پر تھا اور جگہہ نہ تھا جواب یہی ہوگا کہ نہیں تھا تو وہ سب جگہہ۔ مگر یہاں اُسکا ظہور بطور خاص تھا۔ اور یہہ بھی اس سے واضح ہوتا ہی کہ چونکہ جھاڑی سے خدا کی آواز آئی۔ لہذا جو کچھ ذات الٰہی میں ہی وہ جھاڑی میں بھی تھا۔ بعینہٖ سمجھ لو کہ الٰہی ذات کی الوہیت کی کمالیت مردِ عیسیٰ میں آشکارا تھی۔ خدا جھاڑی میں ہو سکے اور انسانیت میں ہونا ناممکن ہو تعجب ہی۔

(۲) بنی اسرائیل بادل کے نیچے سفر کرتے تھے کیونکہ موسیٰ نے خدا سے عرض کی تھی کہ اگر تو ہمارے ساتھ نہ جائے تو ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ تو خداوند بادل میں ہو کر اُنکے ساتھ ساتھ جاتا تھا۔ اور یہہ خدا کی حضوری سمجھی جاتی تھی ایسے ہی بتمامہ مردِ عیسیٰ میں الوہیت کمالیت کے ساتھ تھی۔ مزید اُسکا نام عمانوئیل تھا۔ کہ خدا ہمارے ساتھ۔

(۳) اول خیمہ میں بعدہٗ بیت المقدس کے خاص کمرہ میں جلال الٰہی کا ظہور رہتا تھا جس سے خدا کی حضوری مراد تھی۔ سو مردِ عیسیٰ میں الوہیت کا سارا کمال بستا تھا۔ اگر ہوسکا خدا بادل میں ہو کر چلے اور مردِ عیسیٰ میں اُسکا ظہور خلاف شانِ الٰہی ہو کب تک اندھاپن تیری عقل پر رہیگا ذرا گریبان میں منہہ ڈال کر فکر کر۔ حالانکہ یہہ صورت ہی اور منکر کو سوائے اقبال کے کچھ بن نہیں پڑتا تاہم ضد اور ہٹ سے اُسکا انکار کئے جاتا ہی۔ وہ تو ذات الٰہی کا ظہور ہی جسکے چہرہ سے الٰہی نور چمکتا ہی۔ دشمن بھی پکار کر کہتے ہیں کہ یہہ سچ مچ خدا کا بیٹا ہی۔

جب حال اُسکی الوہیت کا پختہ ثبوت ہماری آنکھوں کے سامنے ہی تو اُسکی ابنیت کی بابت چنداں تشویش نہیں ہونا چاہئے۔ جسطرح الوہیت کا سارا کمال ازل سے اُسمیں بستا تھا۔ ویسے ہی خدا نے اُسکو ازل سے اپنا اکلوتا فرزند ٹھہرایا۔ اور یہہ باپ بیٹے کا رشتہ ذرا خیال سے ایسا سمجھ میں آجاتا ہی۔ کہ کسیطرح کی گھبراہٹ نہیں پیدا ہوتی۔ یہہ ایک دوسرا مضمون ہی جسپر ہم اسوقت کچھ تحریر نہیں کرینگے بشرط زندگی اِسکو دوسرے وقت پر چھوڑتے ہیں ++

اب بیانات مذکورہ سے صاف مصرح ہی کہ مسیح الامیر کوئی دوسرا خدا نہیں۔ مگر وہی ایک وحدہٗ لاشریک خدا جو ازل سے ہی۔ اور ابد تک رہیگا۔ جو ایک کو دو خدا کرکے مانے۔ وہ مشرک ہی۔ اُسکو ہم کثرت الالہ کے نام سے موسوم کرینگے۔ مگر ہم مسیحی موحد ایک خدا کے ماننے والے ہیں جسطرح کلیسیا ابتدا عالم سے مانتی آئی۔ خدا ہمکو اس ایمان پر قائم رکھے ++

فصل چہارم

روح القدس

جسطرح کلام خدا سے مردِ عیسیٰ کی الوہیت بہ تمام و کمال ثابت ہی۔ ویسے ہی روح القدس کی بھی الوہیت ثابت ہی۔ اور جسطرح مسیح کی الوہیت سے ذات الٰہی کی وحدانیت میں فرق نہیں آتا۔ ویسے ہی بنا روح القدس کی الوہیت سے سبحانہٗ تعالیٰ کی ذات واحد میں کسی قسم کی دوئی نہیں پائی جاتی۔ اسکی بابت ہم صرف چند آیات کلام الٰہی سے پیش کرکے اس مقصد کو ختم کرینگے۔ اور بعدہٗ چند باتیں خدا واحد یعنے باپ۔ بیٹا۔ روح القدس جسکو کلیسیا ثلیث فی التوحید و توحید فی التثلیث مانتی ہی پر کہا چاہتے ہیں۔ پھر رسالہ کو ختم کرینگے۔

(باقی آئندہ)

مراسلات

اسلام کیا ہی

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۸۱ء)

اول ان تینوں صولوں کو دیکھنا چاہئے کہ کہانتک درست ہیں۔

(۱) جزیہ دینا (یا یوں کہیں تو بیجا نہوگا کہ رشوت دو) اسکے معنے یہہ ہیں کہ ہمکو کچھہ روپیہ دو۔ ورنہ ہم تمکو نیست و نابود کرینگے جیسے آجکل یہاں ہماری کچہریوں میں رائج ہی کہ اگر حاکم اور اُسکے سررشتہ دار کا منہہ میٹھا کردیا تو اُسنے ہماری سب باتیں باور کرلیں کچھہ پرواہ نہیں کہ مقدمہ جھوٹا ہو۔ مدعی بے روک اور بے دھڑک کچہری میں جاسکتا ہی۔ کیوں خواب بھی نہیں لو کب۔ اب تو خالہ جی کا گھر ہی۔ اور ہر طرح سے پوں بارہ ہیں۔ اور اگر کچہری کے لوگوں کو کچھہ نہیں ملا تو مقدمہ ضرور ڈسمس ہوگا۔ اور کیا مجال کہ کچہری کے کمرہ تک بھی بیچارے کو بھٹکنا ملے خواہ وہ مظلوم ہی ہو۔ ایسا ہی یہہ ہی کہ جزیہ دیکر آدمی ویسے کا ویسا ہی بت پرست۔ کافر۔ بیدین رہ سکتا ہی جیسا پیشتر تھا کیونکہ وہ رسول عربی کو معقول روپیہ دیکر لائسنس لے چکا ہی۔ یا ٹھکٹ لے چکا ہی اور اب کوئی آدمی اُسکو بت پرستی اور بیدینی سے روکنے کا مجاز نہیں +

کیا رشوت نہیں تو اور کیا ہی؟ ہاں لفظ رشوت اور ہی اور لفظ جزیہ اور۔ کالا نہ ہی سیاہ سہی۔ یا کالا نہ سہی چور سہی۔ مطلب تو ایک ہی ہی۔ اگر اس جزیہ کی پہلے خبر ہوتی۔ تو خدا کو راضی کرنا کیا مشکل تھا۔ اگر زمانہ سلف میں لوگوں کو یہہ نسخہ معلوم ہوتا تو طوفان نوح صفحہ عالم پر کبھی نہ آتا۔ خواہ اُسوقت کے لوگوں کو دو چار ٹکے زیادہ ہی دینے پڑتے۔ وادی سدوم و عمورہ پر کبھی آگ نہ برستی اگر انسے یہہ حکم مخفی نہ رکھا جاتا حقیقتاً اُنکے ساتھہ بڑی ہی بے رحمی و بیدردی اور بے انصافی ہوئی۔ وہ تو جزیہ مقررہ سے دو چند دینے کو طیار ہوجاتے مگر ہائے افسوس اُنسے یہہ بھید پوشیدہ رہا۔ اب بھی دنیا کے لوگ اپنے عزیز بزرگوں کی کارگذاری کے معاوضہ میں (جو اس حکم سے پیشتر غضب خدا کا نشانہ ہو چکے ہیں) بہت کچھہ دینے کو طیار ہوجاوینگے۔ بشرطیکہ اُنکی بزرگ روحیں واپس بچاویں۔ دنیا کا مال چیز ہی کیا ہی۔ اگر سب کچھہ لے لیا جائے اور روح بچ رہی۔ تو کچھہ مضائقہ نہیں دنیا کا مال کچھہ نہیں ہی۔ ہوا تو کیا اور نہ ہوا تو کیا۔ واہ پیغمبر صاحب آپکا دل اگر جزیہ ہی پر راضی تھا۔ تو خیر خواہ مخواہ خدا کو کیوں ساتھہ لپیٹ لیا

(باقی آئندہ)

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۵

عجائبات وید

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۷- اکتوبر ۱۸۸۱ء)

شارح لکھتے ہیں کہ۔ ناہد چھیاونا کا از سر نو جوان اور خوبصورت ہونیکا ذکر بہت سے پرانوں میں بھی ہی۔ مہا بھارتھ کے ون پرب میں یہہ لکھا ہی کہ چھیاون برگھو کا پتر تھا اور دریائے نربدا کے پاس اسطرح تپ کرنے میں مشغول تھا کہ دیمکوں نے اپنے گھونسلے اُسکے بدن کے گرد بنا لئے اور صرف اُسکی آنکھیں دکھائی دیتی رہیں۔ ایک روز سُکانیا راجہ سارجتی کی لڑکی کا وہاں گذر ہوا اُسنے اُس رشی کی آنکھوں کو دیکھکے جھاڑیں دو روشن چراغ تصور کرکے اُنمیں ایک لکڑی چبھو دی تیسی سارجتی اور سکانیا کی سہیلو نپر اس حرکت ناشایستہ کے وقوع سے بڑا اثر ہوا۔ اور صرف اُسکا غصہ راجہ کی اپنی لڑکی کی شادی اُسکے یعنے چھیاون کے ساتھہ کردینے کے اقرار سے فرو ہوا سن بعد ایک اسون (دیوتے) اُس زاہد کی کٹیا میں آنکلے۔ اور سکانیا پر جو ایسے بدشکل اور ضعیف خاوند سے منعقد تھی رحم کیا۔ اور اُسکے پتی ورتھا ہونیکی آزمائش کرکے اُس رشی یعنے چھیاون کو بھی اپنے جیسی خوبصورتی اور جوانی عطا کی +

جاننا چاہئے کہ وید میں سکانیا کا ذکر نہیں اور چھیاون کا از سر نو جوان ہونیکا ذکر اُسکی شادی ہونیسے پیشتر بیان کیا گیا ہی لیکن ہمکو اس سے کچھہ سروکار نہیں کہ چھیاون شادی سے پہلے جوان اور خوبصورت بنایا گیا یا مابعد۔ ہم تو صرف یہہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ویدی قانون قدرت کے بموجب چھیاون جو بوڑھا اور بدصورت تھا نوجوان اور خوبصورت کیا گیا۔ جو دیانندی منتر کے قانون قدرت کے برعکس ہی +

۱۰۔ رگ وید اشٹک اول ادھیاۓ سکت ۱۱۶ کی رچا ۱۲ میں ہی اے یگ کرنیوالو جب اتھربن کے پتر دادھیاچ نے جسکو تمنے گھوڑے کا سر لگایا تھا تمہیں گپت ودیا سکھائی میں دولت کے حاصل کرنیکی خاطر تمہارے اس کام نمایاں کو جسے کوئی اور نہیں کرسکتا اس طرح مشتہر کرتا ہوں جیسے کڑک سے مینہہ کی آمد معلوم ہوتی ہی +

شارح لکھتے ہیں کہ اس جگہہ مبہم اشارے ایک قصے کی طرف ہیں جو اغلباً بعد ازاں پرانوں میں کہ جنمیں یہی نام ادھیاچ آیا ہی مستعمل ہوگئے ہیں۔ مہا بھارتھ کے ون پرب میں یہہ کہ

نوٹ:- آپ تو نبروتی کرتے ہیں کیا دعوی پیغمبری بغیر خدا کو شامل کئے ممکن ہی۔ اگر خدا کو محمد صاحب الگ رکھتے۔ تو قرآن کہاں سے نازل ہوتا آپ بعد اسباب کو سوچیں کہ اگر حضرت خدا کو الگ کردیتے تو پلے کیا رہتا اور آپ خود اس بات کو مان چکے ہیں۔ کہ خدا نے انکو مقرر کیا کہ یہود و نصاریٰ کی تنبیہہ ہو۔ اور یہہ امر واقعی ہی۔ کہ اگر ان احکامات کے ساتھہ خدا کو شریک نہ کرتے تب تو بڑی مشکل پیش آتی۔ آپ کا اسمیں کیا حرج ہی۔ خدا کا کام بھی ہوگیا حضرت کی خواہش دیکھیہ بھی پوری ہوگئی۔ پنجابی مثل بھی آپ کو یاد ہی۔ اگ لین آئی گھر والی بن بیٹھی +

ایڈیٹر

کہ دیوتوں نے کالاگیا اسروں سے دق ہو کر رشی دادھیاج سے اُسکی ہڈیاں مانگیں جو کہ اُسنے دیدیں اور اُنسے توشتری نے بجر بنایا کہ جس بجر سے اندر نے ورترا کو مارا اور تمام اسروں کو تہ تیغ کیا۔ اور وید میں جو یہہ کہانی لکھی ہے وہ اس سے مختلف اور اسطرح سے ہے کہ اندر نے پراوجیا ودیا اور مادھو ودیا دادھیاج کو سکھا کر تاکید کر دی تھی کہ اگر تو یہہ ودیا کسی اور کو سکھا ئیگا تو میں تیرا سر کاٹ ڈالونگا تاہم اسونوں نے اُسکو وہ منع کی ہوئی ودیا سکھانیکو راضی کیا اور اندر کے خوف کو دور کرنے یا ٹالنے کے لئے اُسکا (یعنے دادھیاج کا سر اُتار لیا اور گھوڑے کا سر اُس جگہہ لگا دیا۔ اور اندر نے دادھیاج کی بیجان شکنی پر مطلع ہو کر اُسکا گھوڑیکا سر اپنی بجر سے کاٹ ڈالا جسپر اسونوں نے اُسکا اصلی سر دادھیاج کے دھڑ پر لگا دیا۔ اور پر لور جیا ودیا سے خاص خاص منتر رگ وید شام وید اور یجروید کے مراد ہیں۔ اور مادھو ودیا سے براھمنا مراد ہے ✦

پھر دیکھو رگ وید اشٹکا اول ادھیاء ۸ سکت ۱۱۶ کی رچا ۱۲ میں ہے۔ اے اسونوں تمنے دادھیاج اتھروں کے بیٹے کے سر کے بجائے گھوڑیکا سر رکھہ دیا چونکہ وہ اقرار کا پورا تھا۔ اُسنے گپت ودیا جو اُسنے توشتری سے سیکھی تھی تمہیں بتادی اور جو تمہیں بجائے سیکھنے کے تھی ✦

شارح لکھتے ہیں۔ کہ توشتری کو اسجگہ اندر تصور کیا ہے علم یا منتر یہہ تھا (کاکشیام وام) یعنے تم دونوں کے واسطے ایک ٹیکا۔ اس سے مراد ہے کہ اے اسونوں تم نے اُن دونوں کو مذہبی رسوم ادا کرنیکے لئے تقویت دی ✦

اے ناظرین غور کیجئے دیانندی صاحبان گنیش کے بدن پر ہاتھی کے سر کے لگائے جانیسے آجکل انکار فرماتے ہیں پیرو وید کے بیان کے بموجب اس گھوڑے کے سر کو آدمی کے بدن پر لگنے کی فلاسفی یا قانون قدرت کہاں چھپا ئینگے ✦

۱۱ - رگ وید اشٹکا اول ادھیاء ۸ سکت ۱۱۶ رچا ۱۳ میں ہے۔ فہیم وہ برہتی نے تمہیں بلایا تاوں جو خواہشوں کے پورا کر نیوالے ہوا اور بہت آدمیوں کے رکشا کرنیوالے ہو یاک اُستت کر کے بلایا اُسکی دعا اسطرح مقبول ہوئی۔ جیسے گرو کی ہدایتیں چیلے غور سے سنتے ہیں۔ اور تمنے اے اسونوں نامردیا کمزور خاوند کی بیوی کو ہران باختیار دیا۔ شارح لکھتے ہیں۔ کہ ودھرمتی ایک راج رشی کی بیوی تھی جو کہ نامرد تھا اسون دیوتوں نے اُسکی دعا قبول کر کے اُسکو بیٹا دیا تھا ✦　　(باقی آئندہ)

ٹ چھپائینگے کہاں۔ یہہ وہی لوگ ہیں کہ مچھر کو چھانٹے اور اونٹ کو نگل جاتے۔ وہ تو چھپاتے ہیں آپ کہاں چھپنے دینگے۔ ایڈیٹر

آریہ سماج بھیرہ

عنایت فرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں لودیانہ بعد تسلیم براہ مہربانی مندرجہ ذیل مضمون کو درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔　　(دھوھنڈا)

۲۶ و ۲۷ ماہ ستمبر ۱۹۰۴ء کو بھیرہ میں جلسہ سالانہ آریہ سماج کا منعقد ہوا اور سب آریہ صاحبان خرد و کلاں معہ سوامی صاحبان و پنڈت صاحبان وقت مقررہ پر رونق افروز ہوئے اس موقعہ پر اسباب کا ذکر کرنا کچھ بیجا نہوگا کہ حسن اتفاق سے کئی ایک صاحبان تشریف فرما ہوئے۔ اور بھجن منڈلی بھی آگئی۔ اور کل شہر میں بازوں باز ا ر پھرنا اور بھجن گانا شروع کیا۔ اگرچہ اور بھجنوں کا ذکر نا طوالت کلام سے ہے مختصر طور پر ایک بھجن کا پہلا مصرعہ درج کرتا ہوں ✦ سنارے لوگو سنو بات ہماری بعدہ اُس جگہہ سب صاحبان تشریف فرما ہوئے اور ہر ایک اپنے اپنے قرینے سے بیٹھہ گئے۔ تھوڑی دیر بعد بھجن منڈلی نے جو کہ امرتسر سے آئی ہوئی تھی بھجن گانا شروع کیا جنکو سنکر نہایت حیرت آتی تھی کیونکہ اُنمیں سوائے بدگوئی کے اور کچھ نہ تھا بعدہ پنڈت منی رام صاحب اور دیگر صاحبان نے جو کچھ بیان کیا قلم کو اُسکی تحریر کی طاقت نہیں کیونکہ پنڈت صاحب نے کچھ کچھ بیان کیا اور اُدھر ویدوں کے ارتھ کچھ کے کچھ بیان فرمائے۔ جن سے سنکر تعجب آتا تھا کہ ادھر پنڈت صاحب کچھ بیان کر رہے ہیں۔ اُدھر دوسرے صاحب کچھ اور ہی سنا رہے ہیں اُنکی مثال تو اُس پنجابی مثل کی مانند ہے ؎

کتھے ہیں پر کرتے تھیں منہ کے ہیں لیہار
منہ کالا کر جا ئینگے صاحب کے دیار

دوسرے روز ۲۷ تاریخ کو دونی چند ولد امیر امر داہ ساکن پنڈ دادنخاں کو جو کہ تھوڑے عرصہ سے بموجب عقیدہ اور سچائی کے کرسٹی یون ہوگیا تھا اور جسکی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کسی کے ورغلانے سے کرسٹی یون نہیں ہوا تھا۔ بلکہ خود کرسٹی یون ہوگیا تھا۔ پھر اپنی برادری میں ملانیکی کوشش کیگئی ہمارے شہری پنڈتوں اور اکثر اہل شہر نے جو کہ نہایت عقلمند ہیں اس بات کو روک رکھا اگرچہ پنڈت شیودت رام صاحب اور پنڈت منی رام نے نہایت زور مارا لیکن اُنکی کوئی پیش نگئی اور کہیں اُسکو ملنے ندیا بلکہ ہمارے چند شہری دانشمندوں نے یہہ کہا کہ جبکہ پنڈ دادنخاں کی برادری نے نہیں ملایا تو ہم کسطرح ملا سکتے ہیں۔ یہہ اُنکا کہنا نہایت بجا اور درست تھا اُس ناکامیابی سے وہ لوگ نہایت شرم زدہ تھے کہ ہماری کوئی بات کارگر نہوئی۔ اُس سے تیسرے روز ایک پنڈت کو جو عقل کے پورے اور پہلے درجہ کے تھے چند ممبران سماج نے اور بڑے بڑے مددگاروں نے کہا کہ ہم تمہارے مدد ہیں تم خاطر جمع رکھو کیونکہ ہم دولت اور مرتبہ میں سب سے بڑھکر ہیں۔ تمکو کوئی کچھہ نکہہ سکے گا کسیطرح تم مسمی دونیچند کو برادری میں ملادو۔ پنڈت صاحب بھی اس فریب میں آگئے۔ اور جھٹ بغل میں کتاب دبا بھائی رتن چند کی دھرم سالہ میں آگئے۔ اور تمام شہری پنڈتوں اور بڑے بڑے آدمیونکو بلایا۔ لیکن اُنہوں نے آنیسے انکار کیا کیونکہ وہ اُنکو ملانا نہیں چاہتے تھے۔ وہ کسطرح آتے لیکن چند ایک شہری آدمی آئے مگر آنکے آنیسے پہلے مسمی دونیچند نے کچھہ مٹھائی لاکر رکھی تھی۔ تاکہ اپنے ہاتھہ سے سب برادری میں تقسیم کرے جس سے معلوم ہو جاوے کہ یہہ برادری میں ملگیا ہے جب اکثر صاحبان تشریف فرما ہوگئے تب ایک جعلی کاغذ پڑھا گیا جسپر اکثر صاحبان نے

نے اعتراض کیا کہ یہہ کاغذ غلط ہے اگر پنڈتوں اور گنگا جی والوں نے اُسکو ہندو بنایا ہے تو وید کے کس سرشتے کو ادھا کے بموجب بنایا لیکن کوئی کافی ثبوت نہ ملا۔ پس اُنہوں نے اُسکے ہاتھ سے نہ کھانا چاہا۔ اور کئی صاحب چلدئے جب آریہ صاحبان نے دیکھا کہ یہہ افسوس بھی جاتا ہے۔ تو جھٹ پنڈت صاحب نے دو نیچند سے کہا کہ مٹھائی کے لڈو لاؤ۔ اول میں کھاتا ہوں۔ دیر کیا تھی مٹھائی آگے ہی موجود پڑی تھی۔ پنڈت صاحب نے درمیان سے اُٹھکر کھالی اور بعد کو چند اور نے بھی کھائی جس سے شہر میں ایک طرح کا شور مچ گیا جس جس نے وہ مٹھائی کھائی تھی اُنکا حقہ پانی بھی بند کیا گیا۔ اور گھر میں بھی اُنکا برتن علیحدہ کیا گیا۔ پنڈت صاحب کو گھر سے جواب ملگیا کہ اب ہم تمہارے ساتھ کھا پی نہیں سکتے۔ پس اُنہوں نے مسمی مذکور یعنے دونیچند کو کہا کہ اب تم کہیں چلے جاؤ جب شور و غل فرو ہوگا۔ تم یہاں چلے آنا۔ ای آریہ صاحبان یہہ بات مت خیال کرو کہ فرو ہو جاویگی کبھی فرو نہیں ہوگی۔ اور جس جس نے مٹھائی کھائی تھی۔ اب بموجب دھرم شاستر برت رکھ رہے ہیں۔ دو نیچند اتنک یہاں نہیں آیا جس جس نے مٹھائی تناول فرمائی ہے اُنکے ساتھ سب نے کھانا پینا ترک کردیا ہے۔ اور جو حالات اُنکے ہو رہے ہیں اُنسے خدا پناہ دیوے ۔

منشی وساوا سنگھ مدرس سکول بھیرہ ضلع شاہپور

خط

مہربانمن ایڈیٹر نور افشاں صاحب سلامت

بعد سلام کے جنابمن دو باتوں کی بابت اور التجا و منت ہے کہ آپ سے امید ہے کہ بندہ کی آرزو کو قبول کرکے درج اخبار فرماوینگے۔

اول۔ یہہ کہ بندہ کے عزیز اُستاد جناب مقدس مولانا سید صفدر علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی غذائے روح کتاب کی بابت کچھ التجا کی گئی۔ بندہ بھی بہ الحاح التماس کرتا ہے جمیع شاعران برادران کی خدمت اقدس میں کہ فرد بالفرد جناب مولانا صاحب کی آرزو کو پورا کریں اور دل داؤدی وا فرماکر اپنی اپنی لحانیں خداوند مسیح مصلوب کی شان حمد و تعریف میں لکھینگے کہ غذائے روح فی الحقیقت غذائے روح ہو جائے اور نیز بکمالیت کو پہنچ جائے۔ تمام ہندو پنجاب کی بھوکھی پیاسی روحوں کے لئے ۔

دویم۔ ہم جمیع مسیحی برادران ہندو پنجاب کے لئے محض ایک ہی اخبار یہہ نور افشاں ہے اور بہت ہی تھوڑا ہے اور اسکی بابت مہربان ایڈیٹر نور افشاں کئی دفعہ التماس کر چکے ہیں کہ یہہ پرچہ زیادہ کیا جاوے۔ اور اُنکا عرض کرنا بہت ہی مناسب بلکہ انسب ہے کہ یہہ پرچہ ضرور بڑھایا جاوے۔ اسلئے میری منت ہے کہ بہت نہیں تو فی الحال جمیع ناظرین نور افشاں اپنے دست مبارک و دست سخاوت سے ایک ہی آنہ ماہوار کا زیادہ کر دیویں۔ پھر کو دیکھا جاویگا کیونکہ جو تھوڑے میں ایماندار ہے سو بہت میں بھی دیانتدار ہوویگا۔ پس اعلی ایک پوسٹ کارڈ چند معتبر و بزرگ ممبر و ناظرین اخبار نور افشاں صاحبان مہربان ایڈیٹر نور افشاں کے پاس صرف اتنی تکلیف و تکلف فرماکے ارقام فرماویں کہ بارہ آنہ سالانہ منظور ہیں اور اُسیقدر نور افشاں اور وسیع کیا جاوے۔ فقط زیادہ نیاز۔

نیازمند احقر فقیر قاسم خان نمحیاہ

نور افشاں۔ مذکورہ تحریر کے لئے ہم شکرگذار ہیں۔ آپ تو ۱۲ آنے کہتے ہیں یہاں ناظرین میں ایسے بھی حضرات ہیں کہ انپر موجودہ قیمت دینی بھی بار عظیم ہے ایسوں سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ بعض حضرات کی طرف ۲-۲-۳-۳ برس کا بقایا ہے وہ اخبار لئے جاتے ہیں اور ڈکار نہیں لیتے۔ اُنکو شرم بھی نہیں آتی افسوس تمہیں نور افشاں کے بڑھنے کی کیا امید ہو سکتی ہے ہاں اگر آپ جیسے مہربان ہوں جو صرف رائے ہی نہیں دیویں بلکہ اخبار بھی خریدیں۔ اور قیمت بھی دیویں۔ تو کیا مشکل ہے +

خبریں

۱۸۸۶ء میں ۸۰ لاکھ روپیہ آمدنی انکم ٹکس سے سرکار کو وصول ہوا۔ امسال **ریاست میسور** کی آمدنی ایک کروڑ ۲۴ لاکھ روپیہ ہوئی۔ **لنڈن** ٹائمز کے ایڈیٹر کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ماہواری ہے۔ **ولائت** کے ایڈیٹران اخبارات کی تنخواہ چھ ہزار سے ۱۰ ہزار روپیہ سالانہ تک ہے۔ **لنڈن** ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیم فرانس ۱۰ ہزار سالانہ پاتا ہے۔ **شاہ اودھ** کی قبر پر یہہ اشعار کندہ ہیں۔

گر لاکھ جئے تو بھی مرنا ہے * پیمانہ عمر ایک دن بھرنا ہے
ہاں توشۂ آخرت مہیا کرلے * غافل تجھے اک روز سفر کرنا ہے

بنوں ریلوے کے لئے گورنمنٹ ہند سے پیمائش کی منظوری ملگئی۔ **امیر کابل** نے ایوب خاں کا پتہ لگانے کی بہت کوشش کی مگر ناکامیاب رہا۔ جو آدمی اُسکے ڈھونڈنے کے لئے بھیجے گئے وہ باغیوں کے ڈر سے نامراد واپس آئے۔ **جو سیاح** امسال موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کو آئینگے اُنمیں ایک شہزادہ ہنری آف آرلینس بھی شامل ہونگے۔ **خالصہ** اخبار لاہور پر جو باوا اودے سنگھ نے نالش لائبل کی تھی اُسکی پیشی ۲۴ نومبر قرار پائی ہے۔ **بھوپال** میں ایک شیر خان نے حاضری عدالت سے مجبور ہو کر خودکشی کی۔ **مہدی** سوڈانی کی سپاہ ابی سینیا سے جنگ کر رہی ہے۔ **نیپالی** سرداروں کا ایک جاسوس پالپاس گرفتار ہوا۔ **موسی** تائیگر دارہ ہندوستان نے لاہور میں سٹاف اخبار عام سے ملاقات کی۔ **پنڈت** بالمکند تحصیلدار سروہی کے سر اجلاس دو جوتے مارے گئے۔ **کتب خانہ** آزاد لاہور ماہ حال میں کھل جائیگا **انگلنڈ** کے پانچ ہزار پادریوں نے شراب پینا قطعا ترک کیا **مہارانی** دلیپ سنگھ نے ۴۸ برس کی عمر میں قضا کی ہے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی عمر ۴۸ برس کی ہے۔ **کلکتہ** کے لاٹ بشپ صاحب ماہ

فروری میں ایک سال کے لئے ولائت جائینگے۔ الہ آباد میں میڈیکل سکول کھولنے کی تجویز ہی۔ ممالک مغربی و شمالی میں ۵۰ ضلع کے سال سرکاری میں ۲۵ لاکھ روپیہ کی آمدنی شراب سے ہوئی۔ آریہ سماج لندن کا جوبلی ایڈریس حضور قیصر ہند کے پاس اسلئے واپس کیا گیا۔ کہ اسمیں انگریزی حکومت پر گئو ہتیا کا داغ لگایا گیا تھا۔ پشاور کے مسلمانوں میں یہ جھگڑا ہو رہا ہے کہ آیا جوتہ پہنکر نماز پڑھنا شرع کے موافق ہے یا نہیں۔ کاشی میں گاؤکشی کی ممانعت ہوجانے کی غرض سے گورنر جنرل کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب نے بھی اخبار لندن ٹائمس میں ایک طویل چٹھی چھپوا کر پنڈتہ رامابائی کی عمدہ تجویز کی تائید کی ہے۔ مہاراجہ ہلکر نے رامابائی شاردا فنڈ میں ۵ سو روپیہ دیا۔ ہند اور چین کے قلی جو جزیرہ موریشس میں کارخانہ چینی میں کام کرتے ہیں۔ اُنکے درمیان ہم وطنی اور ہندوستانی پادری بھی انجیل کا کام کرتے ہیں۔ امریکہ والے آجکل اس فکر میں لگ رہے ہیں کہ بحر اٹلانٹک میں ہوائی نل لگائی جاوے کہ جسکے وسیلہ یورپ اور امریکہ کے بیچ کاغذات آیا جایا کریں۔ اس نل کے وسیلہ سے فی گھنٹہ ہزار میل کی روانی ہوگی یعنے کل تین گھنٹہ کے عرصہ میں یورپ اور امریکہ کے بیچ کاغذات آیا جایا کرینگے۔ چین کی آبادی آجکل ۳۸۳ کروڑ ۲۰ لاکھ کی بیان کیجاتی ہے۔ ایک جاپانی مہاجن نے ۱۴ ہزار روپیہ جاپان کے شہر سنڈے میں مسیحی سکول جاری کرنیکی غرض سے دیا ہے۔ یہ مہاجن مسیحی نہیں۔ اہل امریکہ بھی غضب کرتے ہیں کاغذ کے جہاز کشتیاں کاغذ کے آئینہ اور چرخہ وغیرہ تیار کرنے لگے۔ تقریب تشریف آوری ویسرائے گورنر جنرل ریلوے لائن قرشی سے لب دریائے سندھ تک زیادہ کی گئی۔ اور دریا پر کشتیوں کا پل تیار کیا گیا۔ بمبئی کے پارسی اپنی لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم کرنیکی تجویز کر رہے ہیں۔ دو زنانہ مدرسہ ریاست بروڈھ میں کھولنے کی تجویز ہی۔ قندھار ریلوے کی تیاری کا تخمینہ ۳ کروڑ روپیہ لگایا گیا ہی۔ لکھنؤ میں ایک شخص کاغذات امتحان تحصیلداران و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران امتحان سے تین دن پیشتر بیچتا ہوا پکڑا گیا۔ کلکتہ میں ایک برہمن نے ایک لڑکے کو اس خیال سے کہ اسپر بھوت ہی اور اُسکو مرگی تھی اسقدر مارا کہ وہ مر گیا مقدمہ عدالت میں پہنچا۔ بابو کیشب چندر سین صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے اڈنبرا کی یونیورسٹی میں تعلیم کی غرض سے ولائت کو گئے۔ ہر ایک حال میں انسان کو خوش رہنا چاہئے۔ اس خیال سے کہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہی۔ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ بقول سول ملٹری گزٹ مہاراجہ دلیپ سنگھ کی ایک گورمکھی چٹھی پنجاب کے سکھوں میں جو دلیپ سنگھ کے دوست ہیں پھیرائی جا رہی ہی۔ پرنسس دختر مرحوم راجہ صاحب کپورتھلہ نے لندن میں قضا کی۔ خیال کیا جاتا ہی کہ یوب خان بہت جلد گرفتار ہو جائیگا۔ میرٹھ میں بخار کی شدت کے ساتھ تا ہنوز ہیضہ کی شکائت ہی۔ لاہور میں دو مرد اور ایک عورت ایک دوازدہ سالہ لڑکی بیچتے ہوئے پکڑے گئے۔ لاہور جوڈیشل کمشنر کی حوالات سے تین قیدی [illegible] نے حوالات کی بنیاد فرار ہو جانیکے لئے کھود ڈالی تھی پکڑے گئے۔ لاہور کے ۲۴ پولیس سپاہیوں کے پہرے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بنگلہ کی چوری ہوئی اور [illegible] اُڑالے گئے۔ مفسدان آئرلنڈ نے انگلستان کا شاہی اشتہار سر علم جلا دیا۔ جہازوں کی قومی دوڑ مابین انگلنڈ و امریکہ میں امریکہ جیت گیا۔ علاقہ بمبئی میں انعام لینے کے لئے لوگ سانپوں کے انڈے پالتے ہیں جب بچے نکلے کچھ عرصہ بعد کوتوالی لے گئے کہ ہمنے سانپ مارا اور انعام لے لیا۔ کوٹلہ مالیر کے نواب کے بھائی نے ایک مکان قیمتی ۱۲ ہزار بمقام انبالہ ایچیسن کالج لاہور کی نذر کیا۔ تخم غلہ گندم پیداوار انگلستان جو اضلاع راولپنڈی وغیرہ [illegible] میں لگایا گیا تھا پیدا نہیں ہوا۔ سلطان زنجبار نے تمام ملک جو انکو ۵ نومبر میں ملا تھا سلطنت جرمن و انگلستان کو دیدیا۔ کسی یورپین [illegible] نے چار ہزار روپیہ [illegible] نام ایک [illegible] کے ہسپتال کے واسطے عنائت فرمایا۔ ایک چالاک چور نے مبلغ چار سو پچاس روپیہ [illegible] صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم کا لاہور ریلوے اسٹیشن پر بڑی چالاکی سے چرا لیا۔ صاحب موصوف صرف چند منٹ کے لئے گاڑی سے باہر گئے جب واپس آئے روپیہ ندارد۔ چور کا پتہ نہیں لگا۔ مہاراجہ صاحب کوچ بہار نے مرین جہل نام ایک عورت سے اپنے لڑکوں کے بت چاک مٹی کے بنوائے ہیں۔ ڈاک پشاور کا تھیلہ جو پشاور سے ۵ ستمبر کو جانب کابل روانہ ہوا تھا راستہ میں وزیریوں نے چرا لیا۔ بہادر خان ایک شخص پشاوری نے امیر کابل پر نالش کی ہی کہ امیر نے اسکی مزدوری نہیں دی۔ کافرستان کے مسلمانوں نے تین ماہ گذشتہ میں [illegible] افغانستان [illegible] کئے۔ اور چار ہزار روپیہ اس خوشی میں صرف کیا۔ انگلستان میں بیکار آدمیوں کی تعداد ۵ لاکھ سے کم نہیں۔ ملک زولو میں بغاوت ہونے لگی انگریزی فوج کو تیاری کا حکم ہوا۔ آئرلنڈ میں جو شخص حکام کا فرمانبردار ہوا اُسے قتل کر دیتے ہیں +

کارسپانڈنس

دودہ ضلع گورداسپور میں ایک قصاب کے گھر ایک عجیب الخلقت لڑکا پیدا ہوا جسکا ایک ہونٹ اور نصف ناک ندارد ہی۔

نامہ نگار

امرتسر کی لائبریری دیکھنے کا جو اتفاق ہوا سب اخبارات کا ملاحظہ کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ آپکا نور افشاں جو دلکو تسلی دینے والا ہے نہ ملا حیران ہوکر لائبریرین سے دریافت کیا کہ اس ہفتہ کا نور افشاں کہاں ہی کس شرافت سے

جواب دیا کہ جہالت افشاں کا یہاں کیا کام ہے۔ یہ فقرہ سنکر بندہ چپ رہ گیا۔ خیال کیا کہ اغلباً کوئی عیسائی مینوسپل کمیٹی کا ممبر نہیں۔ ورنہ کیا ممکن تھا۔ کہ ہندو اور سکھوں کے مذہبی اخبارات آویں۔ اور نور افشاں نہ آوے۔ آپ ہی مہربانی سے تبلاویں کہ نور افشاں وہاں کیوں نہیں جاتا۔ نامہ نگار

نور افشاں۔ صاحب من نور افشاں کوئی خوشامدی ٹٹو نہیں کہ منتیں کرتا پھرے کہ ضرور لو۔ وہاں وہی پرچہ جاتے ہیں جو بات دن کمیٹی کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں یہ آزاد پرچہ ہے۔ اور نور بخشتا ہے۔ جو نور کو پیار کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے۔ مگر اندھیرے کے عزیز کب اسے جانینگے بس اور کوئی سبب نہیں ❊

گورداسپور۔ یوپی شن کی سالانہ کمیٹی ہو چکی ایک عمدہ بات فیصل ہوئی۔ کہ عام سناروں کا بھی امتحان ہوا کریگا۔ جو ۱۲ روپیہ سے ۴۰ روپیہ تک ترقی حاصل کر سکتے ہیں ❊ نامہ نگار

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

جب میجر اے۔ جے۔ ارنس صاحب بہادر ڈویزنل جج جالندھر عائتی رخصت سے واپس آوینگے تو لفٹنٹ کرنل ڈبلیو جے پارکر صاحب بہادر جو بالفعل قائمقام ڈویزنل جج ہیں لدھیانہ کو بطور ڈپٹی کمشنر تبدیل ہو گئے۔

جی سی۔ واکر صاحب بہادر قائمقام ڈپٹی کمشنر لدھیانہ اغلباً تین ماہ کی رعائتی رخصت پر جاوینگے۔

ایل ڈبلیو ڈین صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا ہے کہ بجائے آر۔ ایم۔ ڈین صاحب بہادر مہتمم بندوبست ضلع گورداسپور کے اُس ضلع کے بندوبست کا اہتمام لے لیں۔ اور آر۔ ایم ڈین صاحب کا ارادہ ہے کہ ۱۸۸۳ء کے شروع میں فروری انگلستان کو جاویں لیکن بالفعل دو ماہ کی رعائتی رخصت لینگے ❊

اخبارات تار برقی

فیروزپور۔ ۲۶۔ اکتوبر۔ بتقریب تشریف بری فریدکوٹ عالیجناب راجہ صاحب اپنے دو معتمد بطور پیشوائی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر فیروزپور بھیجینگے ❊

غالباً ممبران مینوسپل کمیٹی اور ممبران انجمن قصور نذر آنہ کو قصور میں ایڈریس پیش کرینگے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بڑے خلق کے ساتھ مینوسپل کمیٹی کی اس تجویز کو ملتوی کرا دیا کہ حضور ممدوح کی رونق افروزی پر قصور میں روشنی کیجائے اور آتشبازی چھوڑی جائے۔

آج صبح مسٹر لائل نے تحصیل موگا کا ملاحظہ فرمایا اور رجسٹر اور نقشجات آبکاری معائنہ کئے کرنل گورڈن ینگ صاحب کمشنر آخر کار ۲۷ کو شامل کیمپ ہو ہی جاوینگے ❊

کمپ گھل ۲۶۔ اکتوبر۔ ہنر آنر مع اسٹاف ۲۹ کو ۸ بجے صبح کے بذریعہ خاص ٹرین رونق افروز فریدکوٹ ہونگے اور اسٹیشن ایک بجے بعد دوپہر کے فیروزپور واپس آجاوینگے عالیجناب راجہ صاحب بہادر ریلوے اسٹیشن پر حضور ممدوح کا استقبال فرما کر ایوان مبارک کو لیجاوینگے

مسٹر کالبروک صاحب افسر محکمہ آبپاشی شامل کیمپ ہو گئے ہیں

لودیانہ

ابھی تک شہر میں تپ کا زور ہے۔ نیم حکیموں کی جاری ہے صدر ہسپتال اور برنچ ڈسپنسری میں مریضوں کا ہجوم رہتا ہے۔ ڈاکٹر بھگوانداس صاحب سول سرجن کی عنایت سے ہر دو جگہ دوائی نہایت خوبی کے ساتھ دیجاتی ہے کسی قسم کی شکایت سننے میں نہیں آتی۔

افسوس ہے کہ مینوسپل کمیٹی کی وائس پریذیڈنٹی کے لئے ایک ممبر نے بہت زور لگایا مگر محروم رہے ایسوں کی حالت قابل رحم ہے۔ جو ووٹ بھی .... دیتے ہیں کیا اب نہیں کچھ ہو سکتا ہے۔

جن قماربازوں کی نسبت گذشتہ کسی پرچہ میں تحریر کیا گیا تھا جنمیں ایک محافظ دفتر صاحب بھی تھے۔ اُن سب پر معہ محافظ صاحب کے ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور محافظ دفتر صاحب اتنی سزا پاکر بھی اپنے عہدہ پر بحال رہے خیال نہ کرکے سزا کیا ہوئی ۵۰ روپیہ دیدئے خیر ہم کہتے ہی کمائے ہونگے۔ آئندہ کیلئے امید ہے کہ وہ اس بری عادت کو ترک کرینگے

رسید زر

بھائی ہیرا سنگھ	لودیانہ	۸ر	پادری عبد اللہ صاحب ہوشیارپور ۱۲ عہ
منشی محمد حیدر (اشتہار)	بمبئی		۸ر
مسٹر آئی ولسنٹ	جبلپور		عہ ۱۴ر
ایچ ایل غلام دستگیر ہائیوں کمپنی اشتہار	بمبئی		عہ ۴ر
منشی امام بخش اشتہار	لودیانہ		للعہ ۸ر

غزل

من تصنیف طالب الدین صاحب لودیانہ بورڈنگ سکول

ابن مریم کی ثنا کو سمجھ گایا چاہئے
ہے مبارک نام دنیا میں سنایا چاہئے

نام عیسٰے ہے شفاء روح جسم ناتواں
ایسی دوا گر ملے تو خوب کھایا چاہئے

دافع امراض ہے وہ دافع رنج و عنا
سب مریضوں کو یہی شہرہ سنایا چاہئے

بچنے کو شیطان کے آسیب سایہ سے ہمیں
حرز روح و جاں اُسے اپنا بنایا چاہئے

دیتا طاقت روح کو ہے دور کرتا ہے ملال
اسم اعظم ہے یہ اسکو پڑھایا چاہئے

تشنگان فضل کو دیتی ہے رحمت صدا
سمجھے اگر آب حیواں مفت پایا چاہئے

خوبی اعمال پر نازاں شریعت ہو گئے
شامت اعمال کا نقشہ دکھایا چاہئے

ہے دعا یہ کشور دلپر مسلط ہو مسیح
عالم دجال ابلیس کا دلسے ہٹایا چاہئے

لیجئے شیطان کو طرح سے نگوں اپنا کئے
اگر اسکو گرایا او بجھایا چاہئے

ہے نالاں عشقیہ مرغ عیسی میں ہے دل
باغمیں بلبل کی صحبت میں بٹھایا چاہئے

بلکہ شب نے پرہوں تن فضل پر
طالب مے کو صورت دکھانا چاہئے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا